23 مارچ کے دن کی اہمیت، حضرت مسیح موعود کی آمد کی غرض اور مقاصد اور اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی تلقین

حضرت مسیح موعود کے آنے کا مقصد سچی توحید کا قیام، حقوق اللہ اور حقوق العباد کے اعلیٰ نمونے قائم کرنا ہے

حضرت مسیح موعود نے ہمیں اس زندہ خدا سے ملایا جو آج بھی اسی طرح اپنے بندوں کی سنتا اور انہیں جواب دیتا ہے جس طرح پہلے سنتا اور بولتا تھا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مارچ 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 مارچ 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو حسب معمول مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ 23 مارچ کا دن جماعت احمدیہ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو اس دن مسیح موعود اور مہدی موعود ہونے کے اعلان کی اجازت دی۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کو ماننا جہاں خوشی اور شکر کا مقام ہے وہاں ہماری ذمہ داریاں بھی بڑھاتا ہے۔ پس ہمیں ان ذمہ داریوں کی پہچان اور ان کی ادائیگی کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہماری ذمہ داری ان کاموں کو آگے چلانا ہے جن کی ادائیگی کیلئے حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے۔ آپ کی بعثت کے مقاصد کیا تھے اور ہم نے ان کو کس حد تک سمجھا اور اپنے پر لاگو کیا ہے اور ان کو آگے پھیلانے میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھے جس کام کے لئے مبعوث فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتے میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھوں سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کردوں۔ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک شرک کی آمیزش سے خالی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے جو یہ فرمایا کہ اس کام کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تو ظاہر ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ آپ کے ماننے والے ان باتوں کو اپنے اندر پیدا کر کے دین حق کی خوبصورتی اور زندہ مذہب ہونے کو دنیا کو دکھلائیں۔ پس ہمارا پہلا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔ آنحضرت ﷺ سے تعلق اور محبت اور اخلاص میں بڑھیں۔ اس کے لئے ہمیں اپنے عملوں کو بھی نمونہ بنانا ہوگا۔ روحانیت میں بڑھنے کے نمونے بھی قائم کرنے ہوں گے، اپنی نفسانی خواہشات کو دور کرنا ہوگا، دنیا کو بتانا ہوگا کہ وہ خدا آج بھی دعاؤں کو اسی طرح سنتا ہے اور اپنے بندوں کو جواب دیتا ہے جس طرح پہلے دیتا تھا۔ دنیا کو بتانا ہے کہ خدا تعالیٰ واحد و یگانہ ہے اور ہماری بقا اس واحد و یگانہ خدا سے جڑنے میں ہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہ عاجز محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ تمام مذاہب موجودہ میں سے یہ مذہب حق پر اور خدا کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں یاد رکھو میرا سلسلہ اگر نری دکانداری ہے تو اس کا نام و نشان مٹ جائے گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو ساری دنیا کی مخالفت کے باوجود یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج 127 سال ہونے کے بعد بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات آپ کے ساتھ ہیں اور یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہا ہے۔ پس یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کے مقاصد کے حصول میں معاون بنائیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کے کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک کروں۔ آپ فرماتے ہیں کہ دین حق کے مخالفین قلم سے ہم پر وار کرنا چاہتے ہیں۔ پس کس قدر ظلم ہوگا کہ اعتراض کرنے والوں کو جواب دینے کی بجائے تلوار دکھائی جائے۔ اللہ تعالیٰ قیل و قال اور لاف و گزاف کو نہیں بلکہ حقیقی تقویٰ کو چاہتا اور سچی طہارت کو پسند کرتا ہے۔ حضور انور نے گزشتہ دنوں میں بیلجیئم میں ہونے والی دہشت گردی کی پرزور مذمت کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی سچائی کے چار قسم کے نشانات کا ذکر کیا۔ اول عربی دانی کا نشان، دوسرا دعاؤں کی قبولیت کا نشان، تیسرا نشان پیشگوئیوں کا ہے اور چوتھا نشان قرآن کریم کے دقائق اور معارف کا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ چار نشان ہیں جو خاص طور پر میری صداقت کیلئے مجھے ملے ہیں۔ حضور انور نے 23 مارچ کے حوالے سے مبارکباد کے فون پر میسیجز کے بارے میں ایک ضروری وضاحت اور نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی بات سے روکنا یا کسی چیز کی تحریک کرنا خلافت کا کام ہے۔ پس ہر شخص خلیفہ کی ڈھال کے پیچھے رہے۔ اگر خلیفہ وقت سے آگے نکلنے کی کوشش کریں گے تو پھسل جائیں گے۔ آخر پر حضور انور نے دو مرحومین کی نماز جنازہ غائب اور ایک کی حاضر پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔